یہ سمجھا جائے کہ یہ محض نادانی ہے، یا یہ خیال کیا جائے کہ قلعۂ ملت پر باہر سے گولہ باری کرنے والی قوتوں نے ہی ان کو آلۂ کار بنا لیا ہے۔ کیونکہ اُن کا رویّہ ایسا ہے کہ جو ملت پر حملہ آور قوتوں کو فتح دلانے کا باعث بن سکتا ہے۔

کاش کہ ایسے عناصر یہ سیدھی سی بات سوچ سکیں کہ تقسیم برصغیر کے وقت جو مسلم کشی ہوئی تھی اس وقت کسی نے نہیں پوچھا کہ تم دیوبندی ہو یا ندوی، وہابی ہو یا بریلوی، تبلیغی جماعت کے آدمی ہو یا جمعیت علماء ہند کے ——— حتیٰ کہ یہ فرق بھی ختم ہو گیا کہ کون مسلم لیگی ہے اور کون کانگریسی ——— ہر وہ شخص جو محمد رسول اللہ کی اُمت سے متعلق تھا وہ مسلم دشمن قوتوں کا نشانہ بن گیا۔ کیا سابق مشرقی پاکستان جب بنگلہ دیش میں بدلا تھا تو اس وقت جو خون خرابہ ہوا اس میں بھارتی فوج یا مکتی باہنی نے کوئی ایسی فہرستیں بنائی تھیں کہ کون لوگ اصلی اہل سنت ہیں اور کون معمولی قسم کے اہل سنت؟

کیا آج جمشید پور کے فسادیوں نے مسلمانوں کو تباہ کرتے ہوئے ایسا کوئی فرق کیا ہے؟ کیا افغانستان، یمن، چاڈ، ارٹریا اور فلپائن کے مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے قاتلوں نے یہ پوچھا کہ تم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو۔ دُنیا کی ہمارے ساتھ جنگ بریلوی، دیوبندی، وہابی کی بنیاد پر نہیں، مسلم ہونے یا اسلام کو قائم کرنے کے علمبردار ہونے کی بنا پر ہے۔ اس طرح کی مخالفِ اسلام جنگ کا مقابلہ کوئی ایک فرقہ نہیں کر سکتا، کجا کہ مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے والا فرقہ ——— اس طرح کی جنگ تو صرف وحدتِ ملتِ اسلامیہ کے وسیع محاذ سے لڑی جا سکتی ہے۔ اگر تحریکِ پاکستان فرقوں کی بنیاد پر اُٹھتی اور اندرونی طور پر ایک ایک جزئی مسئلے پر جنگ وجدل کے محاذ کھلے ہوتے تو پھر کیا ممکن تھا کہ پاکستان بن سکتا؟ کیا ستمبر ۱۹۶۵ء کا جہاد کسی خاص فرقے کے لڑنے سے ہوا؟ کیا ۱۹۷۷ء کی تحریک بریلویت کی بنیاد پر چلی اور عوام نے یہی مقصود ذہن میں رکھ کر بیش بہا قربانیاں دیں کہ بریلوی راج قائم ہو جائے؟ یا دیوبندی یا اہل حدیث کی فرقہ وارانہ سلطنت بن جائے۔

ہمارا کوئی مقام اس کے سوا نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کے جزئی اختلافات کو بغیر کسی شدت وعدم شائستگی کے گوارا کرتے ہوئے اصولیات اور ایمانیات پر متحد ہوں اور اس کلیے کی اسپرٹ

کو مانیں کہ "چار وں امام برحق" - ہم اپنے آپ کو ایک بڑی محمدی فوج کی رجمنٹوں کی حیثیت سے دیکھیں کہ جن کے "کلر" اور "نشان" اور سالار الگ الگ ہوتے ہوئے بھی ان کا تعلق ایک ہی محاذ سے ہے اور اُن کی لڑائی کفر اور طاغوت کی عالمگیر قوتوں سے ہے - یہ رجمنٹیں اگر خود اپنے ہی محاذوں کے اندر لڑائیاں چھیڑ دیں تو پھر ہو چکی فتح !

آج جب کہ پاکستان میں ہزار مشکل ادوار کے بعد اقامتِ دین اور احیائے اسلام کا ایک موقع پیدا ہوا ہے، اس مرحلے میں خدا کے ایک ایک پرستار اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک محب کا فرض ہے کہ وہ اپنے دماغ، اپنے جذبات، اپنے جسم، اپنے مال اور اپنے وقت کا زیادہ سے زیادہ حصہ غلبۂ دین کی اُن متعدد مساعی میں کھپا دے جو اس وقت ہو رہی ہیں۔ اس میں اگر کوتاہی کی گئی تو فوری طور پر دنیا میں بھی کچھ نتائج بھگتنے ہوں گے اور آخرت کی جوابدہی تو بہت سخت ہوگی۔ پوچھا جائے گا کہ ہم نے قرنوں بعد تمہارے لیے ایک موقع پیدا کیا تھا کہ تم دینِ حق کو غالب کرو۔ لیکن تم نے اس وقت اس بڑے کام کو کرنے کے بجائے اپنے آپ کو بہت ہی اصلی مسلمان سمجھتے ہوئے مسلمانوں کی صفوف کو پھاڑنے میں اپنی قوتیں کھپا دیں۔ اب بتاؤ، تمہارا جواب کیا ہے ؟

یہ جواب دینا بڑا مشکل ہوگا اور کسی لیڈر اور کسی مولوی اور کسی پیر کی مدد سے چھٹکارا نہ ہو سکے گا۔

اس موقع پر جب میری توجہ اس بات پر جاتی ہے کہ مختلف مذہبی گروہ الگ الگ اپنی کانفرنسیں کر رہے ہیں، تو مجھے تمنا ہوتی ہے کہ کاش کہ سب مل کر "وحدتِ ملت کانفرنس" منعقد کریں۔ بصورتِ دیگر اپنی کانفرنسوں سے تفرقہ کی بولیاں بولنے کے بجائے اتحاد بین المسلمین کی صدا بلند کریں۔ تمام دینی بزرگوں کا کام یہ ہے کہ وہ قوم سے یہ کہیں کہ تمام علماء کا احترام کرو۔ کوئی بھی مسجد سامنے ہو اس میں نماز پڑھو، اختلافات کے باوجود تمام مسلمانوں کو بھائی سمجھو اور اپنی ساری قوتیں جمع کر کے کفر و طاغوت کے عالمی محاذ کے خلاف صرف کرو۔